## 36749 ـ اس پر بہت سے قسم كے كفارے ہيں اور بعض كا اسے علم بھی نہيں

**سوال**

ميرے ذمہ قسم كے بہت زيادہ كفارے ہيں، اور بعض تو ميرے علم ميں بھی نہيں ہيں، كيونكہ ميں بہت سی اشياء پر قسم اٹھاتا اور پھر اسے توڑ ديتا ہوں، اب تو ميری يہ عادت بن چكی ہے، تو ميں اس كفاروں كو كس طرح ادا كروں باوجود اس كے يہ بہت زيادہ ہيں ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

مسلمان شخص سے مطلوب تو يہی ہے كہ وہ قسم كے معاملہ اہتمام كرے وہ اس طرح كہ قسميں زيادہ نہ اٹھايا كرے.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور تم اللہ تعالى كو اپنی قسموں كے ليے نشانہ نہ بناؤ البقرۃ ( 224 ).

لہذا اسے صرف ضرورت پڑنے پر ہی قسم اٹھانی چاہيے، اور اگر وہ قسم كے خلاف كرنا چاہتا ہے تو كفارہ ادا كر كے قسم كی حفاظت كرے.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلا شك اللہ كی قسم ميں اگر اللہ چاہے تو ميں كوئی قسم نہيں اٹھاتا مگر جب ديكھتا ہوں اس قسم كے علاوہ كوئی اور بہتر ہے تو ميں قسم كا كفارہ ادا كر كے اس سے بہتر كام كر ليتا ہو، يا ميں وہ كر ليتا ہوں جو بہتر ہے اور اپنی قسم كا كفارہ ادا كرديتا ہوں"

اسے بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحيح ميں روايت كيا ہے، اور يہ الفاظ بخاری كے ہيں، اور اسے ابو داود اور نسائی اور ترمذی اور ابن ماجۃ اور امام احمد نے بھی روايت كيا ہے.

اور جب قسميں كئی ايك ہوں تو اگر وہ قسم ايك ہی چيز پر ہو اور پہلی قسم كا كفارہ ادا نہيں كيا گيا تو اس كے ليے ايك ہی كفارہ كافی ہے، مثلا كوئی يہ كہے:

( اللہ کی قسم میں فلاں شخص سے کلام نہیں کرونگا ) اور وہ اسے کئی بار کہے اور پھر اس سے کلام کر لے ( تو اس کے ذمہ ایک ہی کفارہ ہو گا ).

اور اگر وہ چیز جس پر قسم کھائی گئی ہے وہ مختلف اور کئی ایک ہوں مثلا: یہ کہے کہ:

( اللہ کی قسم میں فلاں شخص سے کلام نہیں کرونگا ) اور پھر اس سے کلام کر لے، ( اللہ کی قسم میں اس جگہ کی طرف سفر نہیں کرونگا ) اور پھر سفر کرلے، اور اسی طرح کئی قسمیں تو ہر قسم کے لیے علیحدہ کفارہ ہو گا، آپ کو چاہیے کہ اپنے غالب گمان کے مطابق قسم کے کفارے ادا کریں، تا کہ اس سے بری الذمہ ہو سکیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .